

سیرت طیبہ کا مطالعہ

عبدالقدوس ہاشمی

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور آپ کے احوال زندگی کا بار بار اور غورو فکر کے ساتھ عمیق مطالعہ نہ صرف مسلمانوں کے لئے نہایت ضروری ہے بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی ایک فریضہ انسانی کا درجہ رکھتا ہے۔ مسلمانوں کے لئے تو یہ مطالعہ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ ہمیں خالق کائنات خدا کے بزرگ و بڑترنے اپنی کتاب قرآن مجید میں یہی حکم دیا ہے۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ آنحضور کے نقش قدم پر چلیں، ان کی اتباع کریں اور ان کے اسوہ حسنہ کو اپنی زندگی کے لئے نمونہ عمل قرار دے کر اپنے آپ کو اسی رنگ میں رنگنے کی سعی کریں اور اسی میں ساری زندگی بسر کر دیں۔ ظاہر ہے کہ اس حکم کی تعمیل ہم اسی صورت میں کر سکتے ہیں جبکہ ہم آپ کی سیرت طیبہ سے واقفیت حاصل کریں، بار بار پڑھیں سنیں، دوسروں کو سنائیں، خود یاد رکھیں اور دوسروں کو یاد دلانے رہیں۔ ایسا کبھی نہ ہونے پائے کہ ہم پر غفلت طاری ہو۔ رسول اللہ سے محبت، اللہ سے محبت ہے، اور رسول اللہ سے غفلت، اللہ سے غفلت ہے۔ اور جو اللہ کی یاد سے غافل ہو گیا اسے نہ اس دنیا میں چین اور نہ اس دنیا میں چین۔ اور ایک غیر مسلم کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا مطالعہ اس لئے ایک فریضہ انسانی کا درجہ رکھتا ہے کہ نوع انسانی میں سے مرد کامل کا صرف یہی ایک نمونہ ہے۔ کوئی مانے یا نہ مانے یا انکار کرے یا انکار، لیکن یہ جان لینا تو ہر آدمی پر فرض ہے کہ ہر پہلو سے کامیاب و کامران اور ہر اعتبار سے مکمل انسان کیسا ہوتا ہے؟ کون بد نصیب ہو گا جو یہ نہ چاہے کہ اسے ایک بامقصد اور کامیاب زندگی میسر ہو۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کامیاب زندگی کیسی ہوتی ہے اور کیا اس کا کوئی مکمل نمونہ ہمیں نظر آتا ہے کہ ہم اس سے کچھ سیکھیں اور کچھ حاصل کریں۔

زمین پر زمانہ نایادگار سے نوع انسانی آباد ہے اور آج بھی لاکھوں اور کروڑوں نہیں بلکہ

حیات جاوداں میری نہ مرگ ناگہاں میری

(4-)

سکتا، اور نہ ایسی کسی زندگی سے ہمارے لئے کوئی ہدایت حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لئے کہ
ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیم جاں ہے زندگی

اب اس تصویر کا دوسرا رخ لیجئے۔ ایک شخص وطن دوستی بلکہ ناپاک وطن پرستی کے لئے میں ہر شے
ہو کر اپنے اوپر خود فراوانی کی کیفیت طاری کر لیتا ہے منہ اپنی ذات کی نکر کرتا ہے، نہ پلٹ کر بیوی
بچوں کی طرف دیکھتا ہے، حتیٰ کہ ان عمومی فرائض و واجبات کی طرف سے بھی غافل ہو جاتا ہے جو
محض ایک انسان ہونے کی وجہ سے اس پر عائد ہوتے ہیں، ایسے شخص کو کوئی ذی ہوش آدمی کامیاد
کا مران بھلا آدمی نہیں کہہ سکتا۔ یہ تو ممکن ہے کہ کسی تنگ نظر وطنی حکومت کا اسے سربراہ بنا دیا جائے
اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی شہر کے باغ عام میں آنے والی نسلوں کے دماغوں کو زہر ناک بنانے کے لئے
اس کا جسم نصب کر دیا جائے مگر بلند نظر آدمی اسے اچھا نمونہ نہیں قرار دے سکتا۔

پھر یہ بھی دیکھیے، ایک آدمی کو اپنی اس مختصر سی زندگی میں کیسے کیسے متنوع حالات سے گزرتا
پڑتا ہے، کبھی دولت کی فراوانی، کبھی غربت کی پریشانی، کہیں دوست سے واسطہ پڑتا ہے، کہیں
دشمن سے مقابلہ، کبھی صحت و قوت کبھی بیماری و ناتوانی۔ آدمی کو کیا کیا نہیں کرنا پڑتا ہے، کبھی
قوم کا سردار کبھی سردار کا فرماں بردار۔ کہیں حکومت و جماعت کا منتظم کہیں نادانوں کا معلم، یہ
انسان ہی تو ہے جو کبھی فوج کا کماندار اور کبھی حج بن کر دادِ عدل گسٹری دیتا ہوا نظر آتا ہے۔

کیا یہ حقیقت و واقعہ نہیں ہے کہ ہم اپنے بڑوں سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ تو کیا یہ مندردی
نہیں کہ ہمارے سامنے ایک ایسا عملی نمونہ ہو جس کی سیرت میں انسانی زندگی کے ان متنوع و مختلف
حالات کا کامیاب نمونہ ہمیں مل جائے۔ تلاش کیسے دنیا کی تاریخ میں کوئی شخص بھی ایسا دکھائی دیتا
ہے جو ہمارے لئے ان تمام حالات میں نمونہ کا کام دے سکے۔ بہت سے فاتحین اور کشورکشوں کا
حال ملتا ہے، بہت سے فلسفیوں کے افکار ملتے ہیں، بہت سے تارک الدنیا بزرگوں کے تذکرے ہم
سننے میں، بہت سے بادشاہوں، وزیروں اور عالموں کا ضلوع کے قصے موجود ہیں۔ ان کی بڑائی تسلیم،
ان کی سر بلندیوں سرا آکھوں پر، مگر غور سے دیکھئے تو یہ سب کچھ سیرت انسانی کے کسی ایک رخ کی
کہانی سے زیادہ کچھ نہیں۔ اس سے انکار نہیں اور ہمارا تو ایمان ہے کہ انسانوں کے پیدا کرنے والے
خالق نے ہر زمانہ میں اور ہر قوم میں عملی زندگی کی رہنمائی کے فرائض انجام دینے کے لئے سچے اور بہترین

رہنا بھیجتے تھے لیکن ان کے حالات ہم تک کہاں اور کتنے پہنچ سکے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ ان میں سے اکثر کی تاریخی شخصیت بھی قابل اعتماد تاریخوں سے ثابت نہیں ہوتی۔ اور جو کچھ مستند یا غیر مستند حالات ہمیں ملتے ہیں وہ محض چیدہ چیدہ واقعات ہیں، جن سے ان بزرگوں کی سیرت و کردار کا مکمل تو کیا کوئی نامکمل خاکہ بھی تیار نہیں ہو سکتا۔ ہزاروں سوالات پیدا ہوتے ہیں اور محض سوالات ہی رہ جاتے ہیں، ان کے حل کرنے کے لئے ہمیں ان قصہ کہانیوں میں کوئی کرن نہیں دکھائی دیتی۔

اس کے برخلاف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے والا کسی جگہ تاریکی کا نشان نہیں پاتا۔ ہر چیز واضح اور چمکتے ہوئے آفتاب کی طرح واضح ہے۔ آپ کا شخصی کردار، رحمت، رافت، شفقت، خشیت، عبادت، شجاعت، عدالت، صداقت، سخاوت، فراست، متانت، ایثار، احساس ذمہ داری، عاجزی اور تواضع، صبر، توکل، ثبات، دانش مندی وغیرہ وغیرہ، سب کی کیفیت، اور ان کے عملی نمونے مل جاتے ہیں، اور بہت سے مل جاتے ہیں۔ اسی طرح آپ کی گھریلو زندگی میں اچھے شوہر، اچھے باپ اور اچھے نانادادا وغیرہ کے بہترین نمونے ہمیں ملتے ہیں۔ جماعتی زندگی میں اچھے دوست، اچھے ساتھی، شفیق سردار اور مساکین کے سرپرست مددگار کا بہترین نمونہ ہمیں آپ کی ذات میں ملتا ہے۔ اسی طرح ملی و قومی زندگی میں عدل، انصاف فوجوں کی کمانداری، انتظامات حکومت، رعایا پروری، سیاسی سمجھ بوجھ، دوستوں کی دلداری، دشمنوں کے ساتھ نیک سلوک وغیرہ، ایسا مکمل اور اتنا بہترین نقشہ ہمیں سیرت طیبہ میں دکھائی دیتا ہے کہ ویسا اور کہیں نہیں دکھائی دیتا۔ اور کمال یہ ہے کہ انفرادی و اجتماعی زندگی کے یہ سارے نمونے صرف ایک ہی مقدس و مکمل انسان میں مل جاتے ہیں اور مطالعہ کرنے والا بے اختیار پکار اٹھتا ہے کہ کاسے غیر کو، اور منہ سے لگاؤں، تو بہ -

شان پہنچا نہا ہوں یا رکے پیمانے کی

اس کی ضرورت ہی نہیں پڑتی کہ زندگی کے کسی مرحلہ پر اور کسی حالت میں کہیں اور سے کوئی سبق حاصل کیا جائے۔ خوشی، غم، تو نگری، افلاس، سرداری، حکومت، اقتدار، ناتوانی، صلح، جنگ، امن، بد امنی، اغلاص، دشمنی وغیرہ، آخر آپ کو اپنی زندگی میں ان ہی باتوں سے تو واسطہ پڑے گا۔ آپ کو ان حالتوں میں کیا یقین رکھنا چاہیے اور کیا عمل کرنا چاہیے کہ آپ کامیاب رہیں اور آپ کا خالق بھی آپ سے خوش رہے۔ اس کا جواب آپ کو صرف سیرت طیبہ ہی میں مل سکتا

ہے۔ خدائے بزرگ و برتر نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دین اسلام ہی کی تکمیل نہیں فرمائی بلکہ نبوت اور رہنمائی کے سلسلہ کو آپ پر ختم کر کے سیرت انسانی کی بھی تکمیل فرما دی۔ اور اس طرح تکمیل فرمادی کہ اس سے زیادہ مکمل اور اتنے اچھے نمونہ کردار کا تصور بھی ممکن نہیں۔

مسلمانوں کے لئے تو اس بات کے سمجھنے میں کوئی دقت نہیں، اس لئے کہ یہ ان کا ایمان ہے اور وہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ خالق کائنات کی رضا مندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخلصانہ اتباع کے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتی، اور بغیر حصول رضائے الہی نہ دنیا بھلی اور نہ آخرت۔ البتہ ایک غیر مسلم کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی، اس لئے کہ اس میں ایمان و یقین کا فقدان ہے۔ لیکن سیرت طیبہ کا عمیق مطالعہ اس کے لئے بھی ایک فریضہ انسانی کا درجہ رکھتا ہے۔ اگر اس نے سیرت طیبہ کا مطالعہ نہیں کیا تو اسے کہیں دنیا میں ایسا مکمل، واضح اور تفصیلی نمونہ، کامیاب انفرادی اجتماعی اور قومی زندگی کا نہیں مل سکتا۔ وہ اپنی زندگی کے بہت سے مرحلوں میں یانوشش و تنج میں گرفتار ہو جائے گا، یا بری طرح ٹھوکیں کھائے گا۔ زندگی بہر حال زندگی ہے، چاہے مسلمان کی زندگی ہو یا غیر مسلم کی۔ یہ وقت سب پر آتا ہے جب ایک آدمی کا دماغ یہ سوال کرتا ہے کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے، اور ہمارے عمل کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ لازم ہے کہ آدمی کے سامنے اس سوال کے وقت کوئی نمونہ عمل موجود رہے۔ ایک نبی اور ایک فلسفی کے مابین یہ واضح فرق ہر جگہ نمایاں ہے کہ نبی جو کچھ کہتا ہے اس کے مطابق عمل کر کے دکھاتا ہے۔ اور فلسفی جو کچھ سوچتا ہے اور کہتا ہے، نہ خود اس کے مطابق عمل کرتا ہے اور نہ کسی دوسرے عمل کرنے والے کو نتائج عمل کی ضمانت دیتا ہے۔ مسلم اور غیر مسلم دونوں کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ دنیا کلبجگ نہیں کر جگ ہے۔ اور،

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ تاری ہے